کامیاب زندگی کی روشن راہیں

سیّد ریاض حسین شاہ

YELLOW

کامیاب زندگی کی روشن راہیں

خطبات

(7)

سید ریاض حسین شاہ

اتفاق اسلامک سنٹر ، ایچ بلاک ، ماڈل ٹاؤن لاہور 042-35838038

نَحمَدُہ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہ الکَرِیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احباب صدق وصفا!!

اللہ کا شکر ہے کہ اس کریم رب نے ہمیں ذکر وفکر کی یہ خوبصورت محفل نصیب کی، اس کی بارگاہ بے کس پناہ میں التجا ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے آل واصحاب پر درود سلام بھیجے اور حضرات مشائخ کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرمائے۔

مسند امام احمد بن جنبل میں ایک حدیث ہے۔آج چاہوں گا کہ اسی روزن رحمت سے اقتباس فیض کروں:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

قد افلح من اسلم ورزق کفافا و قنعه اللہ بما اته

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جو مسلمان ہوا اور اسے بقدرِ کفاف روزی ملی اور اللہ نے اسے اس روزی پر قناعت دے دی جو اس (اللہ) نے اسے دی''۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامیابی کے لئے فلاح لفظ استعمال کیا ہے اس کا مفہوم سمجھنے کے لئے ہم ائمہ لغت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ''فلح'' کا معنیٰ پھاڑنا ہوتا ہے، اس لئے کاشتکار کو فلاح کہہ دیتے ہیں، یہ اس لئے کہ وہ کھیتی کے لئے زمین میں ہل چلا کر اسے پھاڑتا ہے اور نرم کرتا ہے۔ کسان کو کامیابی کا اندازہ اچھی طرح ہوتا ہے، اس لئے کہ اس کی محنت کا صلہ فطرت اسے

یوں عطا کرتی ہے کہ ایک دانہ کے بدلے اسے سو سو دانے ملتے ہیں۔ بیج بونے سے لے کر خرمن سے اناج کی بوریاں اٹھانے تک محنت کے ایک عمل پر دلالت کرتی ہیں، گویا مفلحین وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی محنت ثمر بار ہو جاتی ہے اور فطرت کا یہ فیض انہیں دیر تک زمین پر رہنے کا موقع دیتا ہے۔

غور کیجئے

اب آپ غور کریں کہ کامیابی کا یہ تحفہ اسلام کے قبول کرنے کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ دین اسلام بڑی نعمت ہے وہ لوگ جو مادیت میں سرتا پا ڈوبے ہوئے ہوں انہیں اندازہ نہیں ہو سکتا کہ پُرخلوص، اسلام کے ساتھ وابستگی انسان کو کیسی کیسی نعمتیں عطا کرتی ہے۔

عصر رواں میں ہر انسان پریشان ہے اور مایوسیوں نے اسے گھیر رکھا ہے۔ ذہنی تناؤ نے دلوں کا سکون چھین لیا ہے اصل میں ''تکاثر'' بیماری بن کر انسانی ذہنوں کو لوٹ رہی ہے وہ انسان جس کا منشورِ حیات یہ بن گیا ہو کہ ہر دولت، ہر صلاحیت اور ہر نعمت کا وہ مالک مختار بن جائے اور اکیلا ہی اس پر اسے حق منفعت حاصل ہو وہ نہ سکون پا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی مایوسیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا کا زہر وجود سے ختم کرنے کے لئے ''اسلام'' کی صورت میں نسخۂ شفا تجویز کیا۔ دینِ اسلام میٹھا شہد ہے اس کے اعمال اور شعائر پر پاسبانی برت کر دلوں کو نور و رحمت کی آماجگاہ بنایا جا سکتا ہے لیکن یہ دولت اس آدمی کو ملتی ہے جو اسلام پر اعتماد کرتا ہے اور واقعیت کی دنیا میں اپنے آپ کو اسلامیت کا پیکر بنا لیتا ہے، اس طرح کہ وہ اپنی سوچیں بدلتا ہے اور ہمہ وقت اللہ کے ذکر میں ڈوب جاتا ہے اور صحبت بھی دین دار لوگوں کی اختیار کرتا ہے اور تسلیم و رضا کی زندگی اس ڈھب کے لوگوں کو بلند و بالا کر دیتی ہے۔

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ برکف
بہ امید آں کہ روزے بہ شکار خواہی آمد

''صحرا کے سارے ہرن اپنے سر کو ہاتھوں پر رکھے

اس امید سے ہیں کہ ایک دن وہ ضرور شکار ہو
جائیں گے یہاں شکار ہونے سے مراد یہ ہے کہ
اللہ انہیں اپنے عشق کے لئے پسند فرمالے گا''۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری چیز بقدر کفاف روزی کا ملنا ذکر فرمایا ہے۔روزی کا معاملہ واہ واہ ہے یہ کم ہو تو پھر بھی پریشانی لرزا کر رکھ دیتی ہے اور دولت بڑھ جائے تو بھی انسان اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بقدر کفاف روزی کو کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔اب دیکھتے ہیں ''کہ کفاف کا معنیٰ کیا ہے۔

کفاف کا معنیٰ

''الکف'' کا معنیٰ ہتھیلی ہوتا ہے۔ہتھیلی مدافعت کا ذریعہ ہوتی ہے۔روک دینا بھی اس لفظ کا معنیٰ سمجھا گیا ہے۔ابن فارس نے کہا ہے کہ اس لفظ کا اساسی معنیٰ پکڑنا اور سکڑنا ہے۔کسی چیز کا آخری کنارہ ''الکفہ'' ہوتا ہے۔ایک حد سے آگے نہ بڑھنا ''کفاف الشئی'' ہوتا ہے۔ترازو کے ایک پلڑے کو بھی ''کِفَہ'' کہتے ہیں۔یہاں حدیث میں کفاف کا مطلب ہوگا رزق کی اتنی مقدار جو انسان کو دوسرے انسانوں کا محتاج بننے سے روک دے۔اشارہ اس طرف ہے کہ روزی کا اتنی مقدار میں ملتے رہنا جس سے زندگی کی گاڑی چلتی رہے۔

زبیدی حنفی نے یہ بھی لکھا کہ دریا سے دونوں ہتھیلیوں کو جوڑ کر بصورت ظرف پانی لینا کفاف ہوتا ہے۔یہ ایسی صورت ہوتی ہے کہ پیاس بھی بجھ جاتی ہے اور انسان پانی ضائع بھی نہیں کرتا۔اسے احساس ہوتا ہے کہ نعمتیں کو ضرورت مندوں کے درمیاں حسبِ ضرورت استعمال کرنا نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔یہاں نہ حرص ہوتی ہے اور نہ ہی لالچ شخصیت کو ویران کرتی ہے۔انسان اپنے علاوہ دوسروں کی منفعت کا بھی خیال رکھتا ہے اور یہ ایک اچھی عادت ہے۔

حدیث میں تیسرا اشارہ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامیابیوں کی نعمت سے ہمکنار ہونے کے لئے ''قناعت'' کا نسخہ تجویز فرمایا:

''قناعت لفظ ''قناع'' سے ہے یہ اس چھوٹے دوپٹے کے لئے استعمال ہوتا ہے جو عورتیں اپنے سر پر اوڑھتی ہیں ۔راغب نے لکھا کہ ہر وہ چیز جس سے سر ڈھانپا جائے وہ قناع ہے۔وہ چادر جو صوفیاء سر پر اوڑھتے ہیں اسے بھی قناع کہا جاتا ہے،اس لئے کہ وہ اس سے فقر یا نیکی کا رنگ لوگوں سے چھپا لیتے ہیں اور ائمہ لغت نے اخفائے حاجت بھی قناعت کا معنٰی لکھا ہے وہ انسان جو اپنے حصے پر راضی اور خوش ہو جائے اسے قانع کہا جاتا ہے۔ سر اٹھا کر چلنا بھی اقناع ہوتا ہے اور یہ خودی ، بے نیازی اور غیرت پر دلالت کرنے والی عادت ہوتی ہے''۔

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کر چلے

اقناع کا معنٰی نہر کے پانی کی طرف برتن کا جھکانا بھی لکھا گیا ہے۔اس سے حاجتوں کا مدار درست مقامات کی طرف رجوع ہوگا ۔انسانی زندگی میں یہ فیصلہ بھی بڑا اہم ہوتا ہے کہ وہ اپنی اخلاقی اور روحانی ضرورتوں کے لئے صحیح لوگوں کی طرف رجوع کرے اور صحیح لوگ اللہ والے ہی ہوتے ہیں۔افکار میں بے معنٰی ، بے جوڑ اور بے ڈھب زندگی گزارنے والے صحبت کے لائق نہیں ہوتے ۔

ایک قانع شخص کی زندگی

وہ شخص جس کا کوئی سائیں ہو وہ جولانگاہ حیات میں ناکام نہیں ہوتا۔حضرت حسن بصری ؒ قدس سرہ العزیز نے ایک مقام پر فرمایا کہ لوگو میری زندگی کا امام ''علی رضی اللہ عنہ'' ہے اور میرے شوق کے

حدی خواں بھی وہی ہیں، میری زندگی میں شوق کے زمزمے علی رضی اللہ عنہ کی عطا ہیں۔ یہ وہ متاع ہے جو اپنا ہم سفر بھی خود پیدا کر لیتی ہے، اگر آپ اس قافلے کے لوگوں کو قریب سے دیکھنا چاہیں تو سیدی عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کو دیکھ لیں، غریب نواز قدس سرہ العزیز کی خوشبو سونگھ لیں اور جلال محمود مکی قدس سرہ العزیز کا مشاہدہ کر لیں اور سید علی ہجویری قدس سرہ العزیز کی مرقد نور پر حاضری دیں ان سب کی زندگیاں قناعت کا مفہوم سمجھا دیتی ہیں۔

میرے جدّ امجد سید شاہ نجیب بادشاہ قدس سرہ العزیز جو جامعہ ازہر کے فارغ التحصیل تھے اور فراغت کے بعد بیس سال بغداد شریف میں بسر فرمائے۔ نقیب الاشراف سے دوستی نے نقویوں اور گیلانیوں میں تمزیج پیدا کر دی۔

آپ فرماتے ہیں:

''زندگی میں تین یا چار لوگوں سے ربط ضبط رہنا چاہئے جو فراست، بصیرت اور عملی اسلام میں مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہوں اس لئے کہ شخصی زندگی کا یہی جرگہ نظریات اور اعمال میں منزل کا رخ متعین کرتا ہے''۔

ہمارے اکابر کے پاس یہی دولت تھی جس کہ وجہ سے وہ کامیابیوں کے عرش تک جا پہنچے تھے۔

جلال الدین رومی کا شعر ہے:

عطّار روح بود و سنائی دو چشم ما
ما درپس سنائی و عطار آمدیم

''عطّار روح اور سنائی میری دو آنکھیں ہیں ہم ان دونوں کے بعد آئے ہیں''۔

مولانا روم چھ سات سال کے تھے جب ان کے والد انہیں ساتھ لے کر حج کے لئے چلے جب آپ نیشاپور پہنچے تو ان کی ملاقات عطاؔر سے ہوئی۔ عطار نے جلال الدین رومی کو دیکھا تو ان کے والد سے کہا: آپ کو معلوم ہے آپ کیا دولت رکھتے ہیں؟ یہ بچہ پوری امت کی رہنمائی کرے گا آپ یہ خبر پار کر قونیہ ہی میں مقیم ہو گئے اور جلال الدین کی تربیت پر پوری توجہ دینا شروع کر دیا۔

زمانہ اس بات کا گواہ ہے عطار اور سنائی نے ''مولائے روم'' کو رازگل کا مقام عطا کیا۔ بڑی مشہور بات ہے کہ شمس تبریزی، عطار اور سنائی اور جلال الدین کے والد معظم اگر نہ ہوتے تو اقبال جیسے لوگ مولانا کو کیونکر اپنا مرشد تسلیم کر لیتے۔

مرا بنگر کہ در ہندوستاں دیگر نمی بینی
برہمن زادہ رمز آشنائے روم و تبریز است

''مجھ کو ذرا غور سے دیکھ لے قحط الرجال کے دور میں کوئی دوسرا تجھے نظر نہ آئے گا، میں برہمنوں کا بیٹا ہو کر بھی شمس تبریزی اور جلال الدین رومی کا راز شناسِ عشق ہوں''۔

مدینہ مدینہ کا ورد بھی اچھی بات ہے لیکن ذہن میں رہے کہ ورد کرنا اور ہوتا ہے اور سر تا پا ورد کا حال بن جانا اور ہوتا ہے:

مطرب غزلے ، بیتے از مرشد روم آور
تا غوطہ زنم جانم در آتش تبریزے

''اے مطرب! پیر رومی کا کوئی شعر یا سوز میں ڈوبی غزل لاتا کہ میں بھی اپنی جان کو آتش تبریز میں غوطہ زن کر سکوں''۔

❁❁❁❁❁

حرف حرف دھڑکتا ہوا، لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اترتی ہوئی

علامہ سید ریاض حسین شاہ

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی
روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے دوسروں کو پڑھایئے

اُجالے حدیث کے	حضور ﷺ کی باتوں کا جھلملاتا نور
نقوشِ صحبت	حضور ﷺ کی صحبت میں رہنے والوں کا واقعاتی مرقعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہٗ العزیز کی محافلِ نور کی حکایات مہر و محبت
معجم اصطلاحات	علمی اور فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
کوثرِ رحمت	زندگی کے حسن کو نکھارنے والا اعجالہ نافعہ
آتشِ حروف	مسلمانوں کے عروج کے لیے تڑپتے دلوں کی صدا
سوچوں کی بارات	ذہنوں میں رینگتے خیالات کو چشمۂ رحمت سے فیض یاب کرنے کی ایک تڑپ
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کے لیے حیاتِ جاوداں کا پیغام
لوح و قلم تیرے ہیں	اسلامی انقلاب کے لیے سلگتے جذبوں کا تحریری اظہار
صفیرِ انقلاب	خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حُبِ رسول ﷺ کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفۂ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف
میلاد النبی ﷺ بیان و برکت	علامہ ابن جوزی محدث کی مشہور کتاب "بیان المیلاد النبوی" کا سلیس اردو ترجمہ

تذکرہ

مفاہیم قرآن	صحیفۂ نور قرآن کریم کا عام فہم، حکمت افروز، سادہ اور منفرد اسلوب میں ترجمہ
تبصرہ سورۂ فاتحہ	قرآن مجید کے مضامین کی رکوعاتی تلخیص
تبصرہ سورۂ یٰسین	سورۂ فاتحہ کی روحانی، علمی اور تحریکی تعبیرات ایک منفرد تفسیری سوغات
تبصرہ سورۂ یوسف	عشق و مستی میں ڈوبی ہوئی ایک تحریری دستاویز اور رحمت و رنگ کا ایک جلوہ
تبصرہ (سورۂ ملک سے سورۂ مدثر تک)	تحریکی، تنظیمی، تاریخی اور دعوتی اظہارات کا بے مثل گنجینہ
تبصرہ (قرآن مجید کی آخری چالیس سورتیں)	سیرت و اسوہ کے ہفت رنگ اور تاریخ و دعوت کی احسن تعبیرات
	سائنسی، تکنیکی، فکری اور اخروی زندگی کی توضیحاتی تصویر

Path to Eternity
Philosophy of Taqwa
Dignified Love That Glorifies

★ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ★ مصعب الخیر رضی اللہ عنہ ★ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
★ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ★ بلال حبشی رضی اللہ عنہ ★ ابودردا رضی اللہ عنہ
★ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ ★ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ★ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

★ فضائل شعبان ★ کہکشاں چومتی ہے ★ عقیدہ ختم نبوت ★ خواتین دین کا کام کیسے کریں؟
★ فکرِ شباب ★ اپنے مسلک کا پاسبان ہوجا ★ تیرے نام پہ دو جہاں فدا ★ حسن السمت
★ بارامانت ★ معیارِ عمل

یادیں اور باتیں	شاہ جی کی ہنستی مسکراتی زندگی پر حافظ محمد قاسم کی تحریری سوغات
جواب اس کا یہ ہے	شاہ جی کے اخباری انٹرویوز کا مجموعہ
جمالِ تقریبات	شاہ جی کے تقریباتی اظہارات، محسوس حاضریوں کے دلآویز انشایئے
جمالِ مراسلات	شاہ جی کے تنظیمی، تحریکی اور دعوتی خطوط
جمالِ گفتگو	چھوٹی محافل میں بڑی باتوں کی تصویر کشی، ڈاکٹر منظور کی ایک کوشش

کتب حاصل کرنے کے لئے رابطہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ، خیابان سرسید، سیکٹر III، راولپنڈی۔ 0300-5141965
اتفاق اسلامک سنٹر، H بلاک، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 0322-4301986
ادارہ تعلیمات اسلامیہ، W بلاک، مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد۔ 041-8713691

Website:
www.daleelerah.info
E-mail:
aims58@gmail.com